تاثیروجدان

وطن فروشوں کے نام

وطن کے زخموں کا مرہمِ اندمال تم ہو' شفا فروشو؟
شفا فروشو' وطن کی رِستی جراحتوں کے الم گسارو
فریب کارو
وطن کے آلامِ جاں شکن پر
فشارِ غم سے' ریا کے مارے کمر خمیدہ نڈھال لوگو!
شفیق غارت گرو
وطن کے بڑے ہی بے مہر' مہربانو!
جو ہو سکے تو ڑ دو، گرادو
کدال کی ضربِ آخری سے
فصیلِ جاں اس وطن کے گھر کی
ستم گرو لُوٹ لو اثاثہ گئے دنوں کی صداقتوں کا
شرافتوں کا
جو اتفاقاً غریب گھر میں بچا ہوا ہے
جو ہو سکے تو گنوا دو میراثِ امن اپنی
جو ہو سکے تو جلا دو سامانِ عدل اپنا
لٹا دو سارے خزانۂ صدق کو لٹا دو
بجھا دو، آثارِ حق کی ہر روشنی بجھا دو
کہ تم تو با اختیار ٹھہرے
تمہارے ہاتھوں کے اختیارِ عمل کو ہر شخص مانتا ہے
وطن تو ماں کی طرح مقدس ہے' کم نگاہو
اور اس مقدس عظیم ماں پر
تمہارے احسان کم نہیں ہیں
تمہارے احساں وطن کی پلکوں پہ گوہرِ سرخ بن چکے ہیں
تمہارے احساں وطن کے سینے پہ
زخم بن کر سجے ہوئے ہیں